بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۔۔

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۲ | آن مسیح دور آخر میرسد

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر ۴۸

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ ؏ۂ
معاونین درجہ اول جنکو بدر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ ؏
معاونین درجہ دوم جنکو بدر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔ ؏ ہر
ماہوار ۔ ؏
فی پرچہ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کر دینگے ان سے حساب مابعد لیا جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسکی بابت یوم کے اندر مطالبہ کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی جو بذریعہ ارسال کرنے کے بعد اگر ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے تمام تصفیہ نام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

کاتب محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

سلطان احمد نام ایک صاحب اخبار بدر مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء کا حوالہ دے کر رسالہ دی بیلانس عورالدکن صاحب کا پتہ دریافت فرماتے ہین مگر کارڈ پر اپنا پتہ تحریر نہین فرماتے۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ نامہ نگار کا پتہ رسالے مین نہین دیا گیا۔ خود رسالہ کا پتہ یہ ہے۔

The Balance,
1744-46 California
ڈینور
Dender, Colorado
(U. S. America)

امریکہ سے ایک احمدی برادر کا خط ملک امریکہ کے شہر نیویارک مین جو احمدی برادر حسن اینڈرین ہین۔ ان کا ایک خط تازہ ڈاک ولائیت مین آیا ہے جس مین برادر موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ مین ان کی طرف سے احمدی برادران ہند کی خدمت مین السلام علیکم پہنچا دون صاحب موصوف نے اسی خط کے درمیان یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ کہ مین ان کی طرف سے حضرت کی خدمت مین عرض کرون کہ بسبب اس محبت اور تعلق کے جو ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مُریدی اور غلامی کے سبب سے ہے وہ چاہتے ہین کہ ان کا اسلامی نام بجائے حسن کے احمد ہو۔ حضرت نے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ اس واسطے صاحب موصوف کا اسلامی نام آئندہ احمد ہو گا اور پورا نام احمد اینڈرین ہو گا۔

امریکہ کا معبود پیسہ ہے صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہین کہ امریکہ کے باشندے سخت دنیا پرست ہین۔ دین کی طرف ان کو کوئی توجہ نہین۔ رات دن روپیہ جمع کرنے کی فکر ان کو لگی ہوئی ہے۔ ان کا اصلی معبود روپیہ پیسہ ہے اس کے سوائے وہ کچھ نہین جانتے۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہین۔ کہ بدر مین عام خبرین ضرور ہونی چاہئین ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماوین۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایڈیٹوریل کام مین میری مدد کر سکے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطون کے جواب الگ نہین ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاوین گے۔ الگ خطوط نہین لکھے جاوینگے۔ جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجا کرین۔ ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے۔ نفذ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہین ہو سکتا۔

الخطبۃ ضلع گجرانوالہ سیالکوٹ مین سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔
مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال۔ خواہ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہر صورت خواندہ ہو۔ آمدنی پندرہ روپیہ ماہوار سے اُوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔
المشتہر عبد اللہ درزی احمدی۔ ہنڈورساہی ڈسکہ سیالکوٹ

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اس لئے تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دین تاکہ ضروری انتظام کیلئے غور کرنیکا موقعہ ان لوگون کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہین عین وقت پر مہمانون کے اُتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز مین دقتین پیدا ہو جاتی ہین اس لئے جہان جہان احمدی انجمنین قائم ہین۔ وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اُس قدر تعداد سے اطلاع دین جس قدر احباب قادیان آنے والے ہون۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دین گے اور اس طرح انتظامی اُمور مین سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعین ۱۵ دسمبر تک مجھے پہونچ جانی ضروری ہین۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھین کہ جو احباب آئین وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاوین۔ لحافون اور بسترون کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا اس مین ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ مہمان خانہ مین غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض [illegible]

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۲ بار	چھماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۳	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۳۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۳	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	/۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ یہ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہو گا۔ کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۹۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہو گا۔

ڈائری

القول الطیب

الہام منسوخ بھی ہوجاتے ہین فرمایا۔ خداتعالے ہر بات پر قادر ہے ہمارا آزمودہ ہے کہ بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اگر وہ انذاری امر ہوتا ہے اور ہم دعا مین مصروف ہوجاتے ہین تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہوجاتا ہے اور وہ بات خداتعالے کے دوسرے حکم سے ٹل جاتی ہے۔

فرشتون کے ذریعہ سے الہام فرمایا۔ بعض الہامات کے وقت گو فرشتہ نظر نہین آتا تاہم الفاظ کے معانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتے کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے مثلاً الہامات مین ایسے الفاظ کہ قَالَ رَبُّكَ اور ومانتنزل الا بامر ربك۔

تاریخ قادیان فرمایا۔ کہ اس قادیان مین پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تھا۔ اب یہان کیا۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہین مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھون نے خراب کر دیا تھا۔ یہان بہت سے سکھ رہتے تھے۔ جن مین سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیان کی تھین۔ مگر رفتہ رفتہ وہ سب مر گئے اور اب دو چار باقی ہون گے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ دارا شکوہ کی کتاب مین لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ مین کسی ایک شہر مین تیس ہزار حافظ قرآن شریف کے موجود تھے۔

جہاد فرمایا۔ جہاد کا مسئلہ بھی ہمارے مولویون نے کچھ الٹا ہی سمجھا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث اور آنحضرت کے سوانح سے کہین ایسا نہین معلوم ہوتا۔ کہ کوئی اس قسم کا جہاد اسلام مین جائز ہو یا کبھی کیا گیا ہو۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ۱۳ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار کے ہاتھون سے دکھ اٹھایا۔ جب کفار کی زیادتیان حد سے بڑھ گئین تب اجازت ہوئی۔ کہ ان لوگون کو قتل کرو جو تم کو قتل کرتے ہین اور بہ سبب مظلوم ہونے کے مسلمانون کو بھی اجازت دیگئی کہ ہاتھ اٹھائین سارا خلاصہ جہاد کا یہی ہے اور جزیہ جو بہت ہی قلیل رقم کا ٹیکس ہے۔ خود اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کفار کو اپنے ماتحت امن کے ساتھ رکھنے کا اسلامیون کو حکم تھا۔

اسلام نے مذہبی جنگ کو قطعاً بند کیا ہے اسی بات پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت ہے۔ ولولا دفع اللّٰہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللّٰہ کثیراً ولینصرن اللّٰہ من ینصرہٗ۔ ان اللّٰہ لقوی عزیز۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب کے لحاظ جنگ کرنا اور دوسرے مذاہب کو تلوار کے ذریعہ سے منہدم کرنے کی کوشش کرنا جائز نہین۔ اللہ تعالے تمام مذاہب کے نشانات کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو سچا ہے اسکی خاص نصرت فرماتا ہے وہ خود بخود فروغ پکڑتا ہے۔ اس کو کسی جہاد کی ضرورت نہین۔

طریقہ انبیاء فرمایا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا وہ سمجھتا ہے کہ مین ملہم ہوگیا اور اس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہین دیکھتا کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس مین کہین نہین یہ لکھا کہ کسی شخص پر خدا تعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تھا بلکہ انبیاء کی تعریف خدا نے قرآن شریف مین اس وجہ سے کی ہے کہ انہون نے خدا تعالے کے حضور مین صدق اور وفا کا کمال دکھایا اور اعمال صالحہ بجا لائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتین انسان کے واسطے ناز کے لائق نہین انسان کا تو یہ کام ہے کہ اپنے تمام قوے اللہ تعالے کے راہ مین خرچ کر ڈالے خداتعالے کے تمام حکمون پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہوگا بغیر دلیل کے کوئی دعوے نہین مانا جا سکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہین مانے جاتے۔ حضرت موسے نے بھی اللہ تعالے سے عرض کی تھی کہ مجھے کوئی دلیل دی جاوے جو کہ مین دنیا کے آگے پیش کرون۔

غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعودؑ

سر ذلت غلام احمدؑ مسیحائے زمان ہستی
دوائے درد پنہانی تر الفاست طلبگارم

بحالم یک نظر فرما کہ در عشقت گرفتارم
ہوس دارم ہمیں در سر بہ پیشت عمر بگذارم
زہے طالع ہمان نیکاں کہ دور گردت چو پروانہ
فدا سازند دل و جان را و من ہم ایں ہوس دارم
رسم در قادیان ناگہ ز دیدارت دو چشم خود
منور میکنم آنگہ بہ پیشت جان بسپارم
شوم نازاں ز بخت خود زمانت یافتم بیشک
توئی مہدی و ہم عیسےٰ زماں شاہد ز گفتارم
کلامت فیض رہ گردد مر آنکس ہم حق دارد
شود عارف شناسد حق دریں رہ چشم بیدارم
ہزاراں مردہ ہا زندہ شوند از فیض انظارت
بسویم ہم نظر فرما شود دل زندہ ہشیارم
ز ہجرت دل تپان باشد اگر ایں بدر من نامہ
بس است آبحیات من کلام تست در کارم
نبودم پیشتر آگہ ز اسلام و مسلمانی
ز جود فیض بخش تو بدانستیم و سرشارم
منم قادر سگ کویت تمنا مے کنم ہر دم
ہمیشہ زیر فرمانت فدا بادا دل زارم
رقم تحریر مے کردم ز درد عشق پنہانی
جوابم ہم عطا فرما دل غم دیدہ میدارم

خاکسار قادر خان ساکن شادیرگ کشمیر ڈاک خانہ پلواسہ

رسید زر

۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱۳۱۹۔ محمد خان صاحب عہ
۲۳ " " " ۸۸۵۔ عبدالحکیم خان صاحب سے
۲۳ " " " ۸۳۲۔ محمد حسین صاحب علہ
۲۳ " " " ۸۱۴۱۔ نور احمد صاحب عا
۲۴ " " " ۱۲۸۶۔ محمد خان صاحب سے
۲۴ " " " ۱۴۹۶۔ قائم علی صاحب عا
۲۵ " " " ۱۳۱۶۔ عبدالعزیز صاحب عہ
۲۵ " " " ۹۳۔ محمد تقی صاحب سے
۲۵ " " " ۱۵۴۲۔ ولی محمد صاحب عہ
۲۵ " " " ۶۴۶۔ مرزا خدابخش صاحب سے
۲۶ " " " ۱۴۹۹۔ مولوی یار محمد صاحب عہ
۲۶ " " " ۱۵۳۴۔ عبداللہ صاحب عا
۲۶ " " " عہ مولا بخش صاحب شام کوٹ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء

خُدا کی تازہ وحی

۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء - ۱ - بلاء ناگہانی

۲ - ایک عربی لفظ بخری الہام ہوا جس کے معنے ہین تو اُنکی چیخین سنے گا۔

۳ - یا اللہ فتح

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام سرور - سوڈ - چکوال
سکھا - مال پور - ہوشیارپور
محمد شفیع - چہاونی سیالکوٹ
غلام محمد خان جنجوعہ - جہلم
علی جان خان کلرک لاہور
فضل دین - امرت سر
رحمت خان - سدوکے
والدہ صادق محمد - ارم داہن ضلع ملتان
صدرالدین - سٹی - گجرات
غلام احمد - بنچہ -

لاہور مین جلسہ مذاہب

حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑہا جائے گا۔

احباب دور و نزدیک سے تشریف لاوین۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ و ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء (بروز پیر - منگل و بدہ) کو ہوگا۔ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین مختلف مذاہب کے بزرگون کو مدعو کیا ہے۔ کہ اپنے اپنے عقائد کے رو سے ثابت کرین کہ

الہامی کتاب کون سی ہو سکتی ہے

آریہ صاحبان کے اصرار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور فرمایا ہے۔ کہ آپ بھی ایک مضمون اس پر تحریر فرماوین۔ چنانچہ حضرت نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور ۳ یا ۴ دسمبر (منگل یا بدہ) کی شام کو انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کا مضمون پڑہا جائے گا۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہین ہوا۔ کہ مضمون خوان کون صاحب ہونگے احباب کو چاہیئے۔ کہ دور و نزدیک جہاں کہین سے آنا ممکن ہو سکے۔ اس جلسہ شاندار پر پہونچین۔ کیونکہ اس مین اسلامی عظمت کا ایک چمکتا نشان انشاء اللہ ظاہر ہوگا۔ سنا گیا ہے کہ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین داخلہ کے واسطے ۴ آنہ کا ٹکٹ مقرر کیا ہے ممکن ہے کہ ان کی مالی ضروریات کے واسطے ایسا کرنا مناسب ہو لیکن ہمارے آگے مین ہم زیادہ ہین۔ ٹکٹ کی رقم ایک ایسے فائدہ عام کے جلسہ کے لئے بہت تہوڑی ہونی چاہیئے۔ اور نیز ہماری رائے مین شہر لاہور کے عمائد کو بذریعہ چھپے ہوئے چٹہون کے مدعو کرنا چاہیئے۔ حضرت کے مضمون کے واسطے ابھی تک وقت مقررہ نہین ہوا۔ لیکن ہمارے لاہور کے دوستون نے سکرٹری صاحب آریہ سماج کو کہا ہے کہ حضرت کے مضمون کے واسطے بدہ کی شام رکھی جائے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہین اور جلسہ مذاہب کے واسطے مضمون لکھنے مین مصروف ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ مین روزانہ درس قرآن دیتے ہین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہین۔ گذشتہ جمعہ مین آپنے مسجد مبارک مین خطبہ پڑہا اور نماز جمعہ پڑہائی۔ اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد بروزی رنگ مین ثابت کی۔ ان ایام مین ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور سید محمد علی صاحب بمعہ دیگر برادران جماعت کاٹھ گڑھ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

موسم بدستور خشک ہے آرد گندم ۹ ۸ آٹھ نو سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دہلی اور سلسلہ احمدیہ

(رقم زدہ احمد حسین صاحب احمدی - فرید آبادی - رفیق انجمنی دہلی)

مجھے اپنا کاروبار امرتسر سے دہلی میں منتقل کئے قریباً دو مہینے ہونے آئے - میرا خیال تھا کہ یہاں ہم لوگوں کے خلاف سخت تعصب اور تنفر ہوگا - لیکن اس عرصہ کے برتاؤ سے تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں - کہ یہاں کے لوگوں میں عام طور پر ان باتوں کا کچھ ایسا احساس ہی نہیں - گویا ان کے نزدیک مذہب اور خصوصاً مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کا مہتم بالشان معاملہ ایک بے حقیقت اور ناقابل التفات بات ہے مصر و شام امریکہ و یورپ تک کے لوگ چوکنے ہو جاویں مگر یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے - غیر ممالک و اقوام کے بنی نوع اس بارہ میں تحقیق حق کی ضرورت محسوس کریں لیکن انہیں کچھ پروا نہیں - خدا کی قہری تجلیاں لاکھوں انسانوں کو یہ سنوا دیں کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ○

کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا - لیکن ان کے کان پر جوں نہیں چلتی فی الحقیقت یہ کیسی بڑی غفلت بلکہ خدا تعالیٰ کے اٹل قانون سے صریح بغاوت ہے - کہ ایک طرف تو عذاب الٰہی طرح طرح سے تنبیہ کر رہا ہے اور دوسری طرف داعی الی اللہ مامور من اللہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ میں وہی ہوں جس کی خدا تعالیٰ نہ صرف تیرہ سو برس سے بلکہ ہزاروں برس پہلے سے پے در پے خبر دے چکا ہے - مگر آہ! یہ غفلت شعار اور خود بین لوگ کسی عنوان بیدار نہیں ہوتے - غفلت شعار میں نے انہیں اس لئے کہا ہے - کہ ان میں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ سرے سے ان امور پر متوجہ ہونے کو ہی فضول سمجھتا ہے اور خود بین اس خیال سے کہ ان میں دوسرا گروہ دینی معاملات میں اپنے علم اور اپنی عقل و فہم کو نعوذ باللہ خدا اور رسول کے علم و عقل اور فہم سے بھی بالاتر سمجھتا ہے - وہ اس طرح یا تو ان کے زعم باطل میں یہ خوفناک طاعون زلازل قحط وغیرہ وغیرہ آفات ارضی و سماوی عذاب الٰہی ہی نہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کی کتاب مجید میں ٹڈیوں - جوؤں وغیرہ کی کثرت و شدت تک کو عذاب قرار دیا گیا ہے اور فی الحقیقت یہ چیزیں اپنی اپنی جگہ پر جیسی کچھ انسانی زندگی کو تلخ و دو بھر کر دینے والی ہیں - اس کے لحاظ کرتے ان کے عذاب ماننے میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے؟ یا ان لوگوں کے نزدیک یہ آفات عذاب الٰہی تو ہیں - مگر بعثت رسول کی نشانی نہیں - گویا نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیت محولہ ایک لغو و لایعنی بات ہے -

میں دیکھتا ہوں کہ یہاں کے علماء تو خیر اپنی مزعومہ علمیت اور فضیلت کے گھمنڈ میں ایسے مست ہیں - کہ گویا ان کے پندار میں قادیانی تحریک کو صداقت سے کچھ تعلق ہے نہ انہیں اس پر غور و خوض کرنے سے کچھ فائدہ کاروباری لوگ اور دیگر شرفا اپنے دنیاوی دھندوں میں ایسے غرق ہیں کہ سر کھجانے کی ہوش نہیں نئی روشنی کے تعلیم یافتہ حضرات کا تو ذکر ہی کیا - جبکہ ان کے مشرب میں دین و مذہب کوئی قابل وقعت چیز ہی نہیں - ہاں ایک نیشنلٹی یا قومیت کا معمولی احساس ہے - سو ان کی اس قومیت میں کسی طرح کوئی رخنہ پڑ ہی نہیں سکتا - خواہ معتقدات - معاملات - خیالات اور اطوار و اخلاق کا کچھ ہی حشر ہو - اب رہے عوام الناس ان کی حالت جہاں تک میں نے دیکھی اور سمجھی - درحقیقت نہایت ہی افسوسناک - پُرخطر اور عبرت انگیز ہے دیگر اقوام کے افراد سے مجھے اس وقت چنداں بحث نہیں میں مسلمانوں - ان بدنصیب مسلمانوں کے ڈھنگ دیکھتا اور دل ہی دل میں کڑھتا ہوں - کبوتر بازی - کنکوے بازی - تاش بازی اور خدا جانے کن کن بازیوں کا عام رواج تو ایک معمولی بات ہے - لیکن جس بات کو میں دیکھ کر بہت ہی جلتا اور متاسف ہوتا ہوں وہ یہ ہے - بے ہودہ بالگوں پن لفنگے پنے کی ناشائستہ حرکات - اور گندے فحش کلمات کی بات بات میں آمیزش ان لوگوں کے ہاں گویا لازمہ تہذیب ہے اور لطف یہ کہ ان میں سے بعض حضرات دینداری کے وقت پورے پکے دیندار بھی ہوتے ہیں - کیا معنے؟ روزہ نماز کی پابندی کو بھی ضروری جانتے ہیں - مگر آہ! یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے - کہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو بے ہودگیوں اور فواحش اور لغویات سے نفرت دلا کر تقویٰ و پرہیزگاری کا خوگر یا کم از کم اس کا ہر وقت متلاشی نہ بنا دے - جیسا کہ کتاب اللہ نے صاف و صریح طور پر الصلوٰۃ کی خاصیت بیان فرما دی ہے اور وہ خاصیت ایک ایسی اہم معیار ہے کہ یا تو اُسے مان کر ایسی تمام نمازوں کو نری بے سود ٹکریں تسلیم کرنا پڑتا ہے - یا پھر دوسری صورت یہ ہے - کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ الآیۃ پر سرے سے ایمان ہی نہ رکھیں کہ یہ نیا نبی اللہ اور بجا ہے - ونعوذ باللہ من ذالک -

غرض اہل دہلی کی حالت کچھ ایسی افسوسناک اور مایوسی بخش ہے - کہ خدا ہی ان کی آنکھیں اور اُن کے کان کھولے اور ان کی اصلاح کر دے - محض اپنے فضل خاص سے - تو اس کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل بات نہیں - وگرنہ ذاتی سعی و حق جوئی کے راہ سے تو ان کا دین متین کے سیدھے رستہ پر آنا بظاہر ایک امر محال معلوم ہوتا ہے - چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ اس معقول مدت میں جس میں چار پانچ لاکھ انسان خدا کے برگزیدہ مامور پر ایمان لا چکا ہے - یہاں گنتی کے چند ہی شخص ایسے سعید الفطرت نکلے ہیں جنہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا ورنہ یہ جو پندرہ بیس آدمیوں کی جماعت اس وقت یہاں موجود ہے - اس میں کوئی کسی جگہ کا رہنے والا ہے - اور کوئی کہیں کا - اس حالت کا احساس میرے دل میں بعض اوقات ایک عجیب قسم کا درد پیدا کرتا ہے - کہ اللہ اکبر! ایسی سرزمین جہاں درجنوں کوڑیوں بلکہ سینکڑوں علماء دین اور اولیاء اللہ کسی وقت ہو چکے ہیں - وہ آج ایسی سنگلاخ ہو گئی - کہ پنجابی - دکنی - افغانستانی اور خدا جانے کن کن خطوں کے لوگ چودھویں صدی کے عظیم الشان مامور و مرسل کی صداقت کو بڑی تیز رفتاری سے مانتے چلے جاتے ہیں - مگر اس کے رہنے والوں کے دل ایسے سخت ہیں کہ کسی طرح نہیں پسیجتے - میں حیران ہوں کہ خدا جانے دہلی کی قسمت میں اس کا کیا حشر ہونا لکھا ہے کہ یہاں کے لوگ اس درجہ سنگدل ہو گئے ہیں -

(باقی دارد)

رسید زر

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - ۷۳۵ - گلاب الدین صاحب ۳ر

۲۶ " " ۱۵۴۲ - حافظ احمد الدین صاحب ۱۵ر

۲۶ " " ۵۴۳ - منشی عبداللہ صاحب ۳ر

۲۶ " " ۲۸۹ - ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۳ر

۲۸ " " ۱۸۲۷ - رحمت اللہ صاحب ۱۲ر

۲۸ " " - عنایت اللہ مدرس ہائی اسکول ... ۲ر

۲۸ " " ۱۵۵۶ - سید ولایت حسین صاحب ۲ر

۲۸ " " ۱۴۰ - محمد شفیع صاحب ۳ر

در نعت حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ السلام

(از خاکسار عبدالرشید میرٹھی)

اے قلم در راہ نعت مہدیؑ دوراں خرام
سجدہ در داراوب جبرو نگاہ عزّ و شان
فوج جن و آدم و خیل ملائک جوق جوق
فوج صبوحی بیک جانب یکے دربستہ صف
پیچ نوبت زنگ آں وارد بہار جشن او
صبح مے باشد کہ صحرا پُر ز رونق مے شود
جاں نثاراں جاں فدا کردہ چو پروانہ شمع
بارش نور تجلی موج زن اندر رکاب
بہ ازیں ہرگز نہ باشد باغ جنت را بہار
باگل و بلبل تعلق قصہ بے جان بود
قمری جاں ہزاراں صاف سیما سرو قد
جوش قلب زائراں تفتہ روحاں بیقرار
شام مے باشد کہ ماہ حق چو جلوہ میکند
یاالٰہی بزم ایں انجم بود برآب وتاب
نکتہ ہائے معرفت اللہ اکبر بے بہا
گوش ہرگز نشنود این خوش فسانہ از کمات
کافراں دل کو بجز حصہ نگیرد زین طبق
ایں زماں ایں دقت کے آید مُیسّر دوستاں
از درد دل بسے فریاد و زاری مے کند
اے کہ مارا باغ دل پُر بود از خوشبوئی تو
بود مارا دم بدم یکسر گذر در بزم تو
دست مارا گیر اے دست خدا در دست تو
گل جہان از کوثر تعلیم تو سیراب شد
انہلکے مابود در راہ تو گشتن فدا
دل ہمے لرزد ز ضعف درد ہجراں بیکسی
دیدہ را بے دید روئے تو نیاید خواب خوش
دولت دیدار تو مارا تو نگر کردہ است
سعئے ما ابر کرم روئے توجہ ادائے
صورت نعمائے دین از فیض تو دیدم درست
از مئے افضال تو اے بساغر ساقیا
تاجمال روئے تو محو تماشا کردہ است

توسنی بس تیز با ہوش وادب بردار گام
کردم باید اول وبعدش تحیات و سلام
چشم بکشاو بہ بین برباب عالی از دہام
بیکراں استادہ دیگر ہست خلقے خاص و عام
کے بشاہاں شد مُیسّر بعلیم اللہ این مقام
شام مے باشد کہ مے رخشد ز نور ہوش بام
ماجرائے شاں این نظارہ ماند ناتمام
فیض جبریل امیں در ہر قدم کردہ قیام
نے چنین زندہ فضا و نے چنین نعمائے تام
پیش حسن سیر ہنگام خرام ایں امام
مے کند طواف آں نور خدا کیف الانام
مے کند اظہار صد عرض دعا فرض پیام
کاش بیند مدعی الوقت عزّ و احترام
دور عالم تا بود باشاد باحوذ شاد کام
آفریں بر ایں ضیافت ایں عطا ایں فیض عام
آنکہ از دہن مبارک مید ہد لذت کلام
نامراداں دل کہ ناید دقت دور پاک جام
خوش نصیب آنہا کہ مے نوشند زیں ساغر مدام
کے شود مارا مُیسّر جرعہ زیں کاس الکرام
وائے بدبختی کہ شد برباد اں زینت تمام
آں توسل شد کجا اں خوان نعمت شد زدام
شد بذات پاک تو اسدم عطا ایں انعرام
تانماند وقت محشر ہیچ مخلص تشنہ کام
واں بدرست دیگرے باشد مدار انتظام
ببر حق برخیز وقت المدد خیر الانام
خوش صبا مے آنکہ دیدستم جمال لعل فام
تار برق شوق مے آرد نوین ہر دم پیام
کشت ما رانیست جز مہر تو دیگر امن عام
لذت وصل تمنا ماند حیفا بینم خام
ریختن خواہم کہ مے آید بسر ماہ صیام
شد تعلق باخدا از صورت دیگر حرام

شوکت و شان جلال وجاہ تر افزود باد
بہرہ ہا یابند از فتہائے این وآں جہان
کل جہاں حلقہ بگوش خسرویت در شور
لشکر کفر وضلالت کست کوس نمود
پاک کردی ارض دین از رجس شرک بے نہاں
کار سیدی آویختہ بد اندر مدیثاں کردہ
از زلازل وز دگر آفات وقت عہد تو
دور شد ہر آفت ارض و سماوی زین طبق
سجدہ گاہ فرق عالم تبابہ روئیت بود
از روئے ما خداوند زمین و آسمان
اے رشید از درد دل آہے مزن منصور وار
اے خدا قوت بدہ سر ثنائے شاہ دین
کمترین بندہ گام اے شفیع دوسرا
میفرستم ہر زماں بر تو درود بے شمار
کاش بہر سیر گلزار تو لے آدم صفت
نامہ شوق مرا افسوس قاصد سے بس
اے صبا برخیز مرغ نامہ بر پرشد است
یاکلیم اللہ برآلِ تو واصحاب تو

توسن اقبال زیر راں باشد نیک رام
نصرت غیبی مثال چاکراں باشد غلام
سکہ دین تو رائج باد اندر روم و شام
تو مسیح احمدی اے مُرسل عالی مقام
کیست کو بعد محمدؐ کرد ایں حجت تمام
کشور عالم نمودی فتح بے تیغ وحسام
دادہ شد در دین ہر منکر چہ ازایش لگام
ماند خیر و عافیت در کشور خیل وخیام
در حیات وبعد رحلت عز و شاں با مہ تو تام
ایں بعد مارا بر رہش داہر قائم تا دوام
تا ز سر گردن جدا غوغائے دارا سام
تا نویسم روز و شب سر زبہ دفتر مدام
گرچہ بینم دور لاکن جاں نثارم لا کلام
ایں بود ورد زبانم روز دائم صبح وشام
ستعد گردم پے طواف آں بیت الحرام
تا شود وقت ضرورت دائما حاصل مرام
تا نہ ماند حاجت ارسال بعد اختتام
مے کند عاجز رشید بے نوا دحق سلام

[حاشیہ: illegible]

قومی توجہ کے لایق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالی کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کی واسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدسؑ بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہاں سب کے بھی اُمید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی انکے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ **پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔**

مسئلہ تقدیر

(تقریر ابوبرکت علی احمدی بمقام شملہ)

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۝ الذی له ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک وخلق کل شیء فقدرہ تقدیرا ۔ سورہ الفرقان آیت اول

وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا تا کہ لوگون کے لئے ڈرانے والا ٹھہرے یعنی ایسی کتاب عطا کی جو بطور خود ایک معجزہ ہے اور کافر اور مومن کے درمیان فرق کر دیتی ہے ۔ اس کتاب کی اتباع سے انسان برکات سماوی کا وارث ہو جاتا ہے اور وہ جو اس سے عناد رکھتا ہے ۔ عذاب الٰہی مین گرفتار ہوتا ہے وہ ذات جس طرح چاہتی ہے انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق نتیجہ مترتب کر دیتی ہے اور یہ اس کے واسطے کچھ دشوار نہین ۔ کیونکہ وہ وہی تو ہے جس کی بادشاہت آسمانون اور زمین پر مساوی جاری ہے ۔ یہ نہیں کہ وہ آسمان پر تو حکومت کر رہا ہے ۔ اور زمین اس کے قبضہ سے باہر ہے ۔ نہ یہ خیال گزرے کہ زمین پر ایمان باللہ اور اعمال صالح بیکار سمجھے جاتے ہیں ۔ اور شرارت اور بدی کے لئے کوئی سزا نہیں ۔ اور تا ہمیں اس دعا کی ضرورت پڑی کہ اے خدا! تیری جیسی بادشاہت آسمان پر ہے ۔ زمین پر بھی ہو ۔ اور اس نے کسی کو اپنا لڑکا نہین بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی ساجھی ہے ۔ تا یہ سمجھا جائے کہ وہ لڑکا یا شریک نہیں پر حکمران ہیں مگر کمزور ہیں اور پوری طرح عادلانہ حکومت نہیں کر سکتے یہ سب باطل خیال ہیں ۔ بلکہ خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا ۔ وہی سب اشیا کا خالق ہے اور اُسی نے سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے ۔ سب چیزوں کا ایک خاص اندازہ کے ساتھ اپنے اپنے کام مین مصروف رہنا اس امر واقعی کی دلیل ہے ۔ کہ وہ مخلوق ہین اور جب ان کا ایک خالق ہے ۔ تو بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ ایک علم جمیع اشیائے عالم پر محیط ہے اور ذرہ بھر اس کے تصرف سے باہر نہین ۔ غور کن طبیعت کے لئے یہی ایک آیت قرآن مجید کی کافی ہے اور بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے ۔ کہ تقدیر کیا چیز ہے مگر مسئلہ تقدیر کی تفہیم مین بعض لوگون نے بڑی غلطی کھائی ہے اور چونکہ ایمان کا اعمال کے ساتھ شدید تعلق ہے اور مسئلہ زیر بحث کا خصوصیت کے ساتھ افعال انسانی پر اثر پڑتا ہے ۔ اس لئے مین حسب الاستطاعت قدرے تشریح کے ساتھ بیان کر دیتا ہون ۔

بعض لوگ کہدیتے ہین کہ نیکی اور بدی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہین مگر جب اُن کے چال چلن کی طرف دیکھا جاتا ہے ۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے اعمال سے اس مسئلہ کی تصدیق نہین کرتے ۔ یہ حال عموماً ان لوگون کا ہوتا ہے جو دین کی طرف سے غافل اور لاپروا ہوتے ہین ۔ جب انکو دین کی طرف متوجہ ہونے کی غیرت دلائی جاتی ہے تو یہ کہکر الگ ہو جاتے ہین ۔ کہ ہماری قسمت مین ہی نیکی نہین لکھی ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ۔ ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہی مین رکھتا ہے ۔ پس ہم کیا کر سکتے ہین ۔ جب اس کو منظور ہوگا ۔ ہم خود ہی دین کے رستہ پر قائم ہو جائینگے مگر دنیاوی کاروبار مین اس قسم کے توکل علی اللہ کا ثبوت نہین دیتے جہاں ذرہ فائدہ نظر آتا ہے ۔ جان توڑ کوشش کرتے ہین اور حتے الوسع چارون طرف سے اسباب مُہیا کرتے ہین تا کامیابی ہو ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ لوگ غلطی پر ہین اور اپنے نفس کو دھوکا دے رہے ہین ۔ دُنیا مین ایک بادشاہت قائم ہوتی ہے اور اس مین لوگون کے درمیان امن قائم رکھنے اور بدی اور شرارت کو روکنے کے لئے قانون مقرر کئے جاتے ہین حالانکہ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جو کچھ انسان دنیا مین کرتا ہے وہ رضائے الٰہی کے مطابق کرتا ہے اور وہ ایک اٹل ہوتی ہے ۔ تو پھر ان قوانین پولیس فوج کی ضرورت نہین اور اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے ۔ تو کسی کو حق نہین پہنچتا ۔ کہ اس کو سزا دے بلکہ خود ذات خداوندی پر ہی الزام عائد ہوتا ہے ۔ اگر وہ کسی کو بشارت یا انذار کی خبر سنائے ۔ کیونکہ اگر ہر شخص کا اعتقاد اور عمل مجبوری اور قسمت مقررہ کے ماتحت ہے ۔ تو پھر اُسی کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھیرانا ایک لغو حرکت ہے ۔ نیچر مین اس امر کا ثبوت ملتا ہے ۔ کہ انسان ایک با اختیار ہستی ہے اور یہ فعل جو اللہ تعالےٰ کا ہے ۔ اس کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے ۔

چنانچہ قرآن مجید مین وارد ہے ۔ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ ۔ وان سعیه سوف یریٰ ۵۳ ع ۳ یعنے انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ہی پھل ملتا ہے ۔ اور وہ جلدی اس کا نتیجہ دیکھے گا ۔ اس دُنیا مین بھی اور آخرت مین بھی ۔ ان اللہ لا یامر بالفحشاء ۔ اللہ تعالےٰ فحشات کا حکم نہین دیتا ۔ پس جو کوئی فسق و فجور مین پڑتا ہے وہ اس کی رضا کے خلاف عمل کرتا ہے ۔ من عمل صالحاً فلنفسه ۔ جس کسی نے نیک عمل کیا پس اپنی جان کے واسطے ۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہین ۔ جن سے صاف عیان ہے ۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے ۔ اور اسی لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا جواب دہ ہے ۔ علاوہ ازین جب خود انسان کی فطرت شہادت دیتی ہے ۔ کہ وہ ایک اختیار والی ہستی ہے تو پھر اس سے ہرگز انکار نہین ہو سکتا ۔ کہ وہ شخص جس کی عقل اور ہوش و حواس قائم ہین وہ اپنے ایمان اور اعمال کا ذمہ وار ہے ۔ ہر شخص اپنی اولاد کو تربیت دیتا ہے ۔ بلکہ آپ خوب جانتے ہین ۔ کہ ایک محض بچے کو جس نے ابھی پوری طور پر عقل اور ہوش نہین سنبھالے اور نیکی اور بدی مین تمیز کرنے والے مادہ نے اس مین کافی نشوونما نہین پائے ہوئے وہ مٹی کھاتا ہے یا کوئی اور حرکت نازیبا کرتا ہے ۔ تو اس کو روکا جاتا ہے اور اگر وہ باز نہین آتا ۔ تو اس کو ڈانٹ سے مار سے سمجھایا جاتا ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی فطرت یہ مانتی ہے ۔ کہ انسان خواہ کسی حالت مین ہو ۔ وہ ایک کام کے کرنے یا اس سے باز رہنے پر قادر ہے ۔ ورنہ ہم پوچھتے ہین کہ اور کونسا خیال محرک ہوتا ہے ۔ کہ ایک جوان عقلمند اور ہوشمند انسان تو درکنار ۔ محض بچے کو اس طرح تربیت کی جاتی ہے ۔ اور وہ بچہ بھلے اور بُرے کی تعریف سے بیگانہ والدین کے خوف سے ایک فعل سے بچتا ہے اور ان کی ترغیب ایک فعل کے کرنے پر اسے جرات دیتی ہے ۔ کیا یہ حالت انسان کی خواہ وہ کسی قسم کی تقدیر کا قائل ہو اور ایک بچے کی یہ صاف

طور پر نہیں بتاتی ۔ کہ انسان فعل مختار ہے اور یہ خیال ہے بھی اس کا فطرتی ۔ اگر انسان فعل مختار نہیں تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کہ کسی کو تنبیہ دے اور نہ ہی ایک بچہ یا جوان کسی حرکت سے باز رہ سکتا ہے ۔ خواہ اس کو فنا ہی کیوں نہ کر دیا جا دے ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے پہلی ہی سورۃ میں فرمایا ہے کہ گو میں رب العالمین ہوں اور رحمان ہوں یعنے میں ہی سب کا خالق ہوں اور ہر مخلوق کی زندگی کا سہارا ہوں اور اس کے دنیا میں ظاہر ہونے سے پیشتر کل سامان نشو و نما کا مہیا کرنے والا ہوں مگر انسانی خلقت یعنے ایسی ہی رکھی ہے ۔ کہ میں اس کے واسطے رحیم ہوں اور مالک یوم الدین ہوں یعنے نیک و بد کی جزا اور سزا دینے والا ہوں جس سے صاف یہ مطلب ہے کہ میں نے اس کو با اختیار ہستی پیدا کیا ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے ۔ کیونکہ اگر انسان مجبور ہو تو اس کے لئے کوئی جزا سزا تجویز نہیں ہو سکتی ۔ مجبوری کی حالت میں انسانی گورنمنٹ بھی سزا نہیں دیتی ۔ تو پھر اللہ تعالےٰ پر بے انصافی کا دھبہ کیونکر لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں انسان کو ایسا بنایا ہے ایک الگ بحث ہے ۔ فی الحال ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ انسان فعل مختار ہے یا نہیں ۔ سو عقل اور نقل کے رہ سے جہاں تک غور کی جا سکتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل مختار ہے ۔ آگے چلکر اسی سورۃ میں اللہ تعالےٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور پھر شروع قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ تمہارے واسطے ہدایت نامہ ہے اب سوچنا چاہئیے کہ اگر انسان کے واسطے اس کا ایمان اور اس کے اعمال ازل سے مقرر ہیں تو پھر دُعا سے کیا فایدہ اور ایک کتاب ہمارے لئے کیونکر ہدائیت کا باعث ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ فرمایا ہے یہ دُعا کرو اور وہ دعا کرو اور پھر بتایا ہے ایمان کیا چیز ہے پھر نیکی اور بدی کی تمیز کی ہے ۔ اور حکم دیا ہے فلاں قسم کے افعال سے بچو اور فلاں اعمال حسنہ بجا لاؤ اور پھر یہی نہیں کہ کہکر چھوڑ دیا ہو بلکہ انعام کے وعدے پر ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے اور عذاب کے خوف اور گذشتہ اقوام کی عبرت انگیز نظاروں سے بداعمالیوں سے ڈرایا ہے ۔ غرض کہاں تک بیان کیا جائے ۔ عقل اور نقل متفق ہو کر بڑی شد و مد سے اس خیال کی تردید کرتے ہیں کہ انسان اپنے اعتقادات اور اعمال میں مجبور ہے ۔ گو اس میں شک نہیں کہ انسان ایک فعل مختار ہستی ہے مگر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر نہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ کہہ کر کہ " خلق الانسان ضعیفاً " بتا دیا ہے کہ اس کا اختیار ناقص ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ اس کو کامل اختیار حاصل نہیں بسا اوقات ہماری تدبیر ناکارہ ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ہم سخت کوشش کرتے ہیں اور ہر طرح کے سامان بہم پہنچاتے ہیں مگر اچانک ایک ایسا سبب درمیان میں حائل ہو جاتا ہے کہ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ ہر شخص چاہتا ہے ۔ کہ وہ دولتمند ہو ۔ قوی ہیکل اور شاہ زور ہو ۔ مگر باوجود کوشش کے وہ اُمید کے درجہ تک ترقی نہیں کر سکتا ہے ہر پیشہ ور کا مدعا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرے مگر اس کی سعی مقام منظور تک بار ور نہیں ہوتی ۔ ملازم آدمی خواہش کرتا ہے کہ ترقی پر ترقی ہوتی جائے اور کہیں قیام نہ کرے مگر یہ ناممکن ہے علم دوست شخص چاہتا ہے اور جد و جہد کرتا ہے ۔ کتابیں پڑھتا ہے اور ہزار طرح کے جل ترانشا ہے کہ تقریر میں اور تحریر میں دنیا سے سبقت لیجائے مگر ہر شخص جو سعی کرتا ہے ناممکن ہے کہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو غرض یہ قطعی فیصلہ ہے اور ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے ۔ کہ ہر تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور ہم ہر فعل کے ارتکاب پر خواہش کے مطابق قادر نہیں ۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قوے ایک حد پر جاکر ٹھیر جاتے ہیں جس سے آگے ہم تجاوز نہیں کر سکتے ۔ دنیا میں ہزاروں ہزار مثالیں ہیں ۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذات کو مد نظر رکھکر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی طاقتیں محدود ہیں اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظاہر سب سامان کامیابی کے ہوتے ہیں اور دل کو اطمینان ہوتا ہے ۔ کہ نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہوگا مگر ناگہان ایسی رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں کہ ہوتے ہوتے کام رُک جاتا ہے اور مایوسی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے جو حال افراد کا ہے ۔ وہی قوموں اور ملکوں کا مجموعی طور پر ہے ۔ بظاہر سامان کامیابی کے ایک جانب کو جھکے ہوتے ہیں ۔ مگر قدرت سے ایسی ہوا چلتی ہے ۔ کہ نتیجہ بالعکس پیدا ہوتا ہے ۔ مامورین من اللہ کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوتا ہے ایک فرد واحد اُٹھتا ہے اور کہتا ہے ۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس کی ہدائیت کے لئے مبعوث ہُوا ہوں ۔ لوگ اُسکی تکذیب کرتے اور اس کو نامراد رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور صدہا تدابیر عمل میں لاتے ہیں ۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بچنے اور کامیاب ہونے کی کوئی راہ نہیں ۔ مگر قدرت سے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سخت رکاوٹوں کے وہ کامیاب ہو جاتا ہے ۔ وہ مشکلات اور مصیبتوں کی پروا نہیں کرتا اور بڑے استقلال سے مردانہ واران کا مقابلہ کرتا ہے اُن پر انجام کار غالب آتا ہے اور باوجود تنہا ہونے کے ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست طاقت در پردہ کام کر رہی ہے جو نیچر کو اپنے ارادے سے جس طرح چاہتی چلاتی ہے اور عجیب در عجیب حکمتوں سے اپنا منشا پورا کرتی ہے ۔ تاریخ عالم کی ایسی مثالیں اور انسان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بعض اوقات اس عقیدہ کی دل میں بنیاد ڈال دیتا ہے ۔ کہ ہمارا خیال اور فعل اور زندگی میں ہماری تمدنی حالت ہماری قسمت ازلی کا نتیجہ ہے اور ہم بالکل مجبور اور لاچار ہیں مگر میں نے ابتدائی حصہ مضمون میں ثابت کیا ہے کہ ہم فعل مختار ہیں اور جو قانون افراد کے ساتھ ہے وہی مجموعی طور پر قوموں پر عاید ہے کیونکہ قوم افراد سے ہی بنتی ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی یہی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے ۔ لایغیر بالقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم ۔ قوم میں اُسی حالت میں تغیر واقع ہوتا ہے ۔ جب اس کے افراد اپنی جگہ پر قایم نہیں رہتے ۔ آپ خیال کریں گے ۔ کہ شائد یہ تو ایک تناقض پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ ایک طرف تو ہم فعل مختار ہیں اور ساتھ ہی مجبور بھی ہیں حالانکہ چاہیئے یہ تھا ۔ کہ یا تو فعل مختار ہی ہوتے اور یا مجبور ۔ ضدین کیونکر جمع ہو سکتی ہیں ۔ مگر ذرا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ یہ نہیں ہیں ۔ واقعی انسان فعل مختار بھی ہے اور مجبور بھی ہے اور اس حالت میں کوئی نقص نہیں ۔

تقدیر کے حقیقی معنے وہی ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں بیان فرمائے ہیں یعنے " خلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا " ۔ اس نے کل چیزوں کو پیدا کیا ہے اور ان سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے ۔ یہ زمین اور دیگر اجرام فلکی اپنی طاقتوں میں محدود ہیں اور ایک خاص انداز سے ایک دوسرے کے گرد دورہ کرتے ہیں یا قائم ہیں ۔ مگر یہ نہیں کہ وہ ابدالآباد تک اسی حالت میں قائم رہیں گے بلکہ ہر لحظہ وہ تغیر اور فنا کی حالت میں ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ کیا تغیرات واقعہ ہو رہے ہیں اور آئندہ خاص خاص اوقات میں اُن کی حالت کیا ہوگی ۔ سائنس نے بعض تاثیریں ان کی عقل خداداد سے معلوم کی ہیں اور اندازہ لگایا ہے کہ کس زمانہ میں وہ کس رنگ میں ہوں گے مگر نئی معلومات سے ان کے نتائج بدلتے رہتے ہیں اور انہیں اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ کہ عقل انسانی انتہا کو نہیں پا سکتی غرض سب کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے ۔ اور وہ اسی اندازے سے اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے میں مصروف

ہیں آفتاب زمین کو روشنی دیتا ہے جس سے اہل دنیا متمتع ہوتے ہیں۔ روئیدگی ہوتی ہے اور نشو و نما پاتی ہے اور چاند رات کو اس سے روشنی حاصل کر کے ان کے پکنے میں مدد دیتا ہے اور اسی طرح کائنات کی سب چیزوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے آگ پانی ہوا سب اپنی اپنی تاثیریں اور قوتیں رکھتی ہیں اور ایک خاص انداز سے دنیا میں پھل پھول اور پودے اگاتے ہیں جن کی تاثیریں اور قوتیں جداگانہ خاص افراد کی ہیں اور جاندار کی زندگی کا سہارا ہیں۔ غرض دنیا جہان کی جاندار اور بے جان چیزیں ایک تقدیر میں محصور ہیں اور اسی تقدیر کے اندر وہ اپنے فرائض منصبی کو بجا لاتے ہیں۔ مگر انسان ناقص البنیاد ان کی کنہ اور ماہیت کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور ان کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا۔ غرض کائنات کی کل اشیاء کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے اور اسی طرح انسان بھی جو کائنات کا ایک حصہ ہے ایک تقدیر میں محصور ہے۔ ان کی ظاہری اور باطنی طاقتوں کی قسمت ازل سے مقرر ہے اور وہ اس سے باہر نہیں جا سکتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میں سو میل پر ایک چیز کو دیکھ سکوں۔ مگر اس کی بصیرت پانچ میل پر جا کر رک جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی طاقت سمع کی ایک حد ہے۔ اس کی جسمانی طاقت اور قوت بازو کی ایک حد ہے۔ اس کی دماغی قویٰ کی ایک حد ہے اس کے سب اندرونی اور بیرونی قویٰ کی ایک حد ہے اس کی تمدنی حالت کی ایک حد ہے۔ اس کی عقل و دانش ذہن اور حافظہ سب محدود ہیں۔ اور جس طرح انسان شکل و صورت میں ایک دوسرے سے ممیز ہیں اور مختلف ہیں اسی طرح ان کی جمیع قویٰ ظاہری اور باطنی اور ان کی حالت تمدن کی حد اور قسمت مختلف ہے اور وہ اس سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کر سکتے۔ ملائک کے فرائض مقرر ہیں۔ اس لئے کل کائنات کی چیزیں خاص تقدیر سے وابستہ ہیں۔ مگر انسان کی حالت اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے۔ کہ وہ حد قسمت اور تقدیر کے اندر فعل مختار ہے اور اس کے اندر اس کو اختیار ہے کہ اپنے قویٰ سے فائدہ اٹھائے یا عذاب میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ترقی کرنے والی ہستی پیدا کیا ہے۔ اور اس کو اس کی قسمت اور تقدیر کی حد پر مطلع نہیں کیا۔ اس لئے اس کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ ترقی کی طرف ساعی رہے گر اس کی ترقی ایک حد پر پہنچ کر رک جاتی ہے۔ تو وہ اس کا جواب دہ نہیں کیونکہ وہ اس کی قسمت اور تقدیر میں نہیں۔ انسان اپنے جمیع قویٰ سے نیکی کا پہلو اختیار کر سکتا ہے اور ہر تمدنی حالت سے محسن ہو سکتا ہے۔ اگر وہ حسب استطاعت اعمال حسنہ بجا نہیں لاتا۔ تو گویا وہ فرض کمال سے قاصر ہے۔ ہاں انسان جب اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرتا ہے۔ اور وہ نجات یافتوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

عقل مند اور ہوشمند انسان ہر حالت میں نیکی اور بدی اختیار خداداد سے کرتا ہے اور اس کا جواب دہ ہے کوئی حالت ایسی نہیں جس میں وہ نیکی یا بدی مقدر یا قسمت کی مجبوری سے کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ ونفس وما سوٰھا۔ فالہمھا فجورھا وتقوٰھا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ یعنے انسانی نفس میں نیکی اور بدی کی قوت ودیعت تو کر دی گئی ہے۔ مگر یہ فعل اختیاری رکھا ہے۔ کہ وہ بدی کرے یا نیکی۔ جو کرے گا اس کے مطابق فائدہ یا نقصان اٹھائے گا۔ پس جیسے اعمال حسنہ کی ہر شخص اپنی قسمت اور تقدیر کے ماتحت توفیق کلی رکھتا ہے۔ اسی طرح ایمانیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ایک عالم شخص باریک باتوں کو سمجھ سکتا ہے مگر جاہل کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ غائب کے طور پر ایمان لائے اور تعلیم حق پر قائم ہو جائے اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو خود اسے تفہیم دیدے گا۔ عقائد حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نیچر میں اور اپنی مقدس کلام میں دلائل بہم پہنچا دئے ہیں اور ایک عالم شخص عقل سلیم رکھنے والا ان کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر جس کو ازل سے اس قدر علم اور عقل کا مادہ نہیں ملا وہ غائبانہ ایمان لا سکتا ہے اور نتیجہ میں دونوں برابر ہیں۔ ایسا ہی کوئی حالت ایسی نہیں جس میں انسان اعمال حسنہ بجا نہ لا سکے۔ مثلاً نماز۔ اگر کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کے پڑھے یا جسمانی حالت کے مطابق لیٹ کے پڑھے زبان سے ادا کرے یا اشارے سے فی سبیل اللہ اگر روپیہ نہیں دے سکتا تو آٹھ آنہ دے چار آنہ دے ایک ادھیلہ دے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ اللہ تعالیٰ وسعت یعنے تقدیر اور قسمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ اور کوئی قسمت یا تقدیر ایسی نہیں کہ انسان مجبوراً بدی میں مشغول ہو اور اتقا اور اعمال حسنہ سے پہلو تہی کرے۔

بعض لوگوں کو قرآن شریف کی ایسی آیات سے دھوکہ لگ جاتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے فانّ اللہ یُضِلُّ من یشاءُ و یھدی من یشاء۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ضلالت میں رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت بخشتا ہے۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا۔ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھتا ہے۔ اس کو کوئی راہ ہدایت پر لانے والا نہیں۔ مگر ہمارا ایمان اس کتاب پاک کی ایک یا چند آیات پر نہیں بلکہ ساری کتاب پر یکساں ایمان ہیں۔ جہاں ایسی آیات لکھی ہیں وہاں ان کا مطلب بھی سمجھا دیا ہے۔ بلکہ کوئی ایسی آیت ہو۔ اگر آپ اس کے اول اور آخر آیات پر غور کریں گے۔ تو آپ ضرور دیکھ لیں گے کہ وہیں ان کی حقیقی تشریح بھی پڑی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ نے متعدد موقعوں پر بیان فرما دیا ہے۔ کہ ضلالت اور ہدایت کس طرح انسان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور کس طرح منشاء الٰہی اپنا کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں بتا دیا ہے۔ ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ظالم ہیں ان کے واسطے غفران نہیں اور نہ وہ ہدایت پا سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے فاما الذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہٖ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ ویھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً۔ یعنے وہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کو مضبوط پکڑ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرتا ہے اور ان کو اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور راہ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین۔ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے۔ شیطان اس کا رفیق ہو جاتا ہے اور اس کو گمراہ کر دیتا ہے ان آیات سے اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ منشاء الٰہی کس طرح انسان کو گمراہ کرتا یا ہدایت دیتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ مثلاً ایک شخص شکایت کرے کہ میرا ہاتھ جل گیا تو ہم اسے جواب دیں۔ کہ بھئی تم نے جو آگ میں ہاتھ ڈالدیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے جلانا ہی تھا۔ گو ہاتھ کو آگ نے جلایا۔ مگر آگ کو پیدا کرنے والا اور اس میں سوزش کی تاثیر رکھنے والا تو وہی ہے پس مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہاتھ کا جلنا منشاء الٰہی سے تھا۔ یا اس کے برخلاف ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص نے یہ تدبیر عمل حسنہ بجا لانے کی کی اور اس پر عمل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نیک ثمرہ اس کو عطا کیا غرض منشاء الٰہی دنیا میں انسان کے ساتھ اسی طرح پورا ہو رہا ہے۔ انّ سعیکم لشتّی

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ۔ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ۔ تمہاری کوششیں مختلف ہیں ۔ پس ان کے مطابق جس کسی نے اتقا اختیار کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تصدیق کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کیواسطے ہدایت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کسی نے لاپرواہی سے بخل کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تکذیب کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے گمراہی کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہو گیا ۔ کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں لکھا ہے ۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا ہے ۔ کہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جن و انسان جہنم کا طعمہ ٹھہریں تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ میں نے رحمت کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے ۔ اگر نیکی اور بدی مجبوری سے ہوتی ۔ تو نہ دوزخ ہوتا نہ بہشت ۔ اختیار کا لازمی نتیجہ ہے کہ نیکی بھی ہو اور بدی بھی ۔ اور دونوں کیلئے جزا اور سزا کی الگ الگ حالتیں ہیں ۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ میں دوزخ کو بھی بھرونگا اور رحمت بھی میرے بندوں کے شامل حال ہے جس کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ اس نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہے ۔ غرض منشائے الٰہی دو طرح پر کام کر رہا ہے ۔ ایک تو اس طرح پر کہ جب "والی ربک المنتہیٰ" ۔ کے مطابق علت العلل وہی ذات پاک ہے ۔ تو لاریب یہی ماننا پڑتا ہے ۔ کہ جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے اور دوسرے اس طرح پر کہ وہ ذات پاک کائنات کے لئے بطور روح کے ہے اور جس طرح چاہتا ہے ۔ جزو کل سے کام لیتا ہے ۔ یعنی مشیت ایزدی نے یہ ایک کارخانہ دنیا کا قائم کر دیا ہے اور اس کیواسطے قانون مقرر ہیں مگر یہ نہیں کہ ایک دفعہ کن کہہ کر الگ ہو گیا اور بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ شروع سے اس نے قانون باندھ دئے ہیں ۔ یعنے مقدر اور قسمت کی حد بست کر دی ہے ۔ تو اب بھی اس کا ارادہ برابر کام کر رہا ہے ۔ قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا ۔ کہ اب وہ کچھ نہیں کرتا اور چپ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ متعدد آیات سے ثابت ہے ۔ کہ اب بھی اس کا ارادہ اور منشاء برابر کام کر رہے ہیں وہ حی قیوم ہے ۔ اسی کے فضل سے ہمارا قیام ہے ۔ کل احکام دنیا و مافیہا کے متعلق اسی کی جناب سے نافذ ہوتے ہیں اور وہ ہمارا محافظ اور نگہبان ہر آن ہے ۔

مشیت ایزدی سے انسانی فضیلت کے مدارج ضرور ہیں ۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ۔ کوئی حسین ہے کوئی بدصورت ۔ کوئی ذہین ہے اور کوئی غبی ۔ کوئی عالم ہے اور کوئی محض جاہل ۔ اور پھر امیری غریبی ۔ حسن بدصورتی اور علم و جہالت غرض تمام قوای ظاہری و باطنی کے اختلاف کے باعث فرق ہے مگر ہر حالت میں انسانی فہم اور ادراک ایمانیات کے سمجھنے کے لئے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنے پر قادر ہے اس لئے خواہ کسی حیثیت میں ہو نجات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس پر بند نہیں ۔ یہ اختلاف محض دنیاوی انتظام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے حقیقت میں امیری حسن دین اور علم میں کوئی فخر نہیں اور نہ غریبی بدصورتی اور جہالت میں کوئی عیب اور شرم ۔ فخر یہ ہے کہ باوجود ابتلاؤں کے انسان ابتغاءً لمرضات اللہ نیکی کا پہلو اختیار کرتا ہے اور عیب اور شرم اس میں ہے ۔ کہ باوجود نیکی پر قدرت رکھنے کے ۔۔ وہ بدی کی جانب راغب ہوتا ہے ۔ آریہ سمجھتا ہے ۔ کہ بنی نوع انسان میں اختلاف کسی گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہے مگر یہ جاہلانہ اور سطحی خیال ہے ۔ جب یہ صحیح ہے کہ بغیر اختلاف انتظام قائم نہیں رہ سکتا اور اختلاف کا ہونا ایک حکمت پر مبنی ہے اور جب یہ تجربہ ثابت ہے کہ حقیقی راحت امیری اور حسن وغیرہ پر موقوف نہیں اور نہ ہی غریبی اور بدصورتی وغیرہ کے ساتھ لازمی طور پر دکھ اور درد ہے اور جب یہ واقعی اور بالکل سچی بات ہے ۔ کہ ہر حالت میں انسان اعمال حسنہ بجا لا سکتا ہے اور نجات کا وارث ہو سکتا ہے ۔ تو پھر یہ خیال کرنا ۔ کہ ہر حالت انسانی کسی گزشتہ زندگی کے کرموں کا نتیجہ ہے غلط اور محض غلط ہے یہ خیال جہالت اور بڑی موٹی سمجھ کا خیال ہے ۔ ظاہر کو دیکھ کر ایک مسئلہ قائم کر لیا ہے ۔ اگر نظر غور بین سے تدبر کیا جائے ۔ تو صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور عقل سلیم اس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی ۔

غرض قضا و قدر نے انسانی حالتوں میں فرق ضرور رکھا ہے مگر ہر حالت ایک تقدیر کے اندر با اختیار ہے سلسلہ نبوت پر غور کرو ۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایک خاص غرض کیلئے مامور ہیں اور اس لئے مجبور ہیں ۔ مگر نہیں ان کے ساتھ ہی تدبیر لگی ہوئی ہے ۔ وہ حکم خداوندی سے تبلیغ کرتے ہیں اور مدعائے بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہزار تدبیریں کرتے ہیں ۔ بعض تدبیروں میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض حد تقدیر سے باہر ہوتی ہیں اس لئے فیل ہو جاتی ہیں ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن شریف میں کہا ہے یعنے وحی الٰہی سے لوگوں کو مخاطب کیا ہے ۔ کہ اگر میری اختیار میں سب باتیں ہوتیں ۔ تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔ پس گو آپ تدبیر عمل میں لاتے مگر مخالفین کی خواہشات کے مطابق کل معجزات دکھانے پر قادر نہیں تھے ۔ اللہ تعالیٰ جو غیب کی خبریں بتاتا ۔ لوگوں میں مشتہر کر دیتے اور جو معجزات آپ کو دئے جاتے وہ ظاہر کر دیتے ۔ غرض مامورین من اللہ کو مشیت ایزدی سے باعث ہدایت ٹھہرائے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی اتباع سے حسب استعداد فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ مگر ان کی اپنی حالت بھی ایک تقدیر کے اندر بند ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس طریقہ سے چاہتا ہے ان کو کامیاب اور بامراد کر دیتا ہے ۔ آپ میں سے شاید کسی کو یہ خیال گذرا ہو ۔ کہ انبیاء و مرسلین کی کیا ضرورت ہے ۔ مگر میں پیشتر بیان کر چکا ہوں ۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے ۔ پس اختیار کے ہوتے ہوئے ضروری ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہدایت کے سامان مہیا کرتا رہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اختیار دے کر ہدایت کا سلسلہ قائم نہ کرتا ۔ تو لوگ ضلالت میں پڑے رہتے ۔ مگر یہ نہ بنایا ہے ۔ کہ بنی نوع کے ساتھ انسان کا کیا قانون ہے ۔ اور منشاء الٰہی کس طرح اپنا کام کرتا ہے ۔ پس اس قانون اور منشاء کے مطابق لازمی ہے کہ فعل ربانی قیامت تک ہماری دستگیری کرتا رہے اور سلسلہ مہدویت منقطع نہ ہو ۔

معجزات اور کرامات فرق عادت امور ہیں اور ظاہرہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مقدرہ تقدیرات کے خلاف ہیں ۔ اور اسی واسطے بعض وقت عقل پر ناز کرنے والا پکار اٹھتا ہے کہ وہ قانون نیچر کے خلاف ہیں اور قابل تسلیم نہیں ۔ آنکھوں کے سامنے واقعات پیش آئیں ۔ تو ان کو عقل کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر غائب کی خبر ہو تو اس پر یقین نہیں رکھتا اس میں شک نہیں کہ ایسے واقعات عجیب ہیں اور حیرت انگیز ہیں اور ظاہر بین ان کو خلاف نیچر تصور کرتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کلام مقدرہ تقدیرات جھوٹی نہیں ۔ البتہ اشیاء عالم تغیر کی حالت میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی فرد بشر کو نہ اس کی اپنی تقدیر کا اندازہ بتا دیا ہے اور نہ دیگر مخلوقات کا ۔ اس لئے وہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا ۔ کہ ہر چیز موجودہ حالت میں قائم رہے گی ۔ قرآن مجید نے معجزہ

شق القمر ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ وہ گھڑی نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو چاند کا پھٹنا خارق عادت تھا مگر قانون الٰہی کے خلاف نہیں تھا اس کے لئے وہ گھڑی مقدر تھی اور وہ پھٹ گیا مگر اللہ تعالےٰ کو منظور یہ تھا کہ یہ نشان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو تا مخالفین پر حجت قائم ہو اور تبعین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو۔ یہی حال دیگر معجزات و کرامات کا ہے۔ ارضی اور سماوی نشانات ایک تقدیر کے ماتحت ہی ظہور میں آتے ہیں۔ مگر خارق عادت کے رنگ میں جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ تو کسی شخص کی فضیلت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہی حال پیشگوئیوں کا ہے۔ تقدیر مقررہ کے ماتحت اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے۔ غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور وہ ایک شخص کی صداقت کا نشان ٹھیرتا ہے اور مومن کی ترقی ایمان کا باعث پیشگوئی بھی ایک کرامت ہے۔ خارق عادت کے طور پر صدہا واقعات دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر جیسا کہ لفظ معجزہ اور کرامت سے ظاہر ہے۔ فضیلت اور بزرگی اسی شخص کو حاصل ہے۔ جو منصور من اللہ ہے اور اس کی ذات سے جو امور خارق عادت وابستہ ہیں۔ ان میں اعجازی رنگ ہوتا ہے ان میں ایک شوکت اور جلال ہوتا ہے اور غلبہ اسی کا ہوتا ہے۔

مینے اپنے فہم اور ادراک کے مطابق مسئلہ تقدیر کے مختلف پہلوؤں پر کافی بحث کر دی ہے۔ گو یہ بحث مختصر ہے۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میرے مفہوم کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو پس اگر آپ کے نزدیک کوئی بات ناقص اور قابل اعتراض ہو۔ تو مہربانی کر کے مطلع فرمائیں۔ تا میں اس پر غور کروں۔ اور اگر ہو سکے تو آپ کی تسلی کرا سکوں۔ اس بحث کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان اپنے جمیع قوائے ظاہری اور باطنی میں مختلف ہیں اور ان تمام قویٰ کی اللہ تعالےٰ کے علم میں ایک حد ہے۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ اس حد سے وہ تجاوز نہیں کر سکتے مگر اس کے اندر فعل مختار ہیں۔ مشیت ایزدی نے ایک حد بست توانسان کیلئے قائم کی ہے۔ اور منشائے الٰہی اس کے افعال کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ذات ہے اس کے لئے کوئی حد نہیں اور وہ اپنے ارادوں اور منشاء کے پورا کرنے میں کسی قانون پر مجبور نہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے لئے کیا مقدر ہے اور وہ مقدر کس راہ سے مل سکتا ہے پس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ سعی اور تدبیر سے اُسی کے حضور دعا کریں اور عاجزانہ غفران کے طالب ہوں۔ سب توفیقوں کا مالک وہی ہے اسی سے توفیق ملتی ہے اور اُسی کے فضل اور مہربانی سے نجات نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ انسان مشت خاک کیا چیز ہے۔ کہ اپنے علم اور زور بازو پر گھمنڈ کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم ایمان اور عمل سے اس کے رستہ پر قائم ہو جاویں۔

افسوسناک واقعہ

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں یہ خبر پڑھ کر دل کو کپکپی پیدا ہو گئی۔ کہ ۳۷۰ راجپوت جن کے بزرگوں نے دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ آریہ سماج آگرہ کی کوشش سے ۲۶ نومبر کو پورے طور پر ہندو راجپوتوں میں شامل کر لئے گئے۔ ان کی شدھی کی رسم کے وقت جو آگرہ میں ادا کی گئی۔ دو سو کے قریب وکلاء رؤسا موجود تھے۔ اگر یہ دل کو کھانے والی خبر سچ ہے۔ تو نہایت ہی شرمندہ ہونا چاہیئے ان لوگوں کو جو حمایت اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کا مال لوٹتے ہیں اور خاص کر آگرہ کے مولوی نہایت ہی ملزم ہیں۔ ان کے شہر آگرہ جس کا دوسرا نام اکبرآباد بھی ہے۔ ۳۷۰ وہ لوگ جن کی پیدائش کیوقت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ کی آواز کان میں ڈالی گئی تھی اب وہ اس خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ ہو گئے اور ہمارے مذہبی پیشواؤں کو تر نوالوں کی تلاش سے فرصت نہ ملی۔ گروہ علماء جو اصلاح قوم کے حامی ہیں۔ جب اُن کی کوششوں کا یہ حال ہے۔ تو دوسروں کا کیا ٹھکانا۔ ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اور اکثر کا یہ حال ہے ؎

سبح برکف توبہ برلب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید بر استغفار ما

اب رہا رؤسا کا گروہ۔ جن پر بڑا بھروسہ ہو سکتا تھا۔ کہ یہ قوم کے جہاز کو ناخدا بن کر تباہی سے بچائیں گے۔ مگر ان میں سے اکثر اپنی آسائشوں سے فرصت نہیں پاتے۔ اگر مجلس نشاط ہو تو سب سے اول پہونچنے والے یہ ہوں گے اگر اسلامی خدمت ہو تو حاضری کی بجائے ان کا نام حاضر ہوگا وللہ در القائل۔ ؎

مردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خرم و خندان نشستہ با بتان نازنین

اس سے بڑھکر اور شرم وہ واقعہ کونسا ہو سکتا ہے کہ اُن کے مذہب سے ۳۷۰ آدمی نکل جاویں اور اُن کے کانوں کان خبر نہ ہو۔ اگر ہوئی ہو۔ تو اس کی اصلاح کی فکر نہ کی ہو۔ آریہ سماج پر ہمکو کچھ افسوس نہیں کیونکہ ہر ایک اپنے مذہب کی ترقی چاہتا ہے۔ افسوس ہے تو جاننے والوں اور غافل گروہ علماء اور رؤسا پر۔ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو کار طفلاں تمام خواہد شد۔

اے۔ ایس۔ عربی۔ قادیان دارالامان

دعا مدد | ماسٹر ہدایت اللہ صاحب گجرات اپنی بیمار اہلیہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضرورت نکاح

۵۔ مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۰ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

مفصلہ ذیل کتب بقیمت بذریعہ ایجنسی ہٰذا خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیّۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲؍

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بصحت تمام چھپوا کر اخبار بدر کے دفتر میں برائے فروخت ارسال کیا ہے

متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے
غلامی ۳؍ ۔ عصمت انبیاء ۸؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب ... [illegible] ۔ ۸؍

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔
قیمت مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۱۰؍ ولایتی کاغذ مجلد عہ۵

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہونگی وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات دیکھنے والوں کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱؍

نظم مستورات مستورات کے بہر پر۔ قیمت ۰؍

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴؍

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷؍

رؤیائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴؍

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اعلکمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کا حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ویسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے۔ میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا شکور ہوں کہ انہوں نے مجھ الیسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر ال کونسل ریاست ٹونک راجپوتانہ (سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں تنگ پھر ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جسمیں ۶۰ گولی ہے ایک روپیہ علاوہ بریں اور کئی امراض تہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ سبل۔ خارش چشم۔ درد آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ تیرچہ میں اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرمانی بکس عہ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ قبض، ہضم خبیث ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بکل بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور شکم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ

پتہ خوشخط معہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی کٹ بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ویسنگہ ضلع گوجرانوالہ خاص